Lesson 19. Al-Baqarah (Ayaat 153 - 162): Day 71 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ﴿۱۵۶﴾

ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ "کونسی مصیبت، دین کے راستے کی مصیبت۔ سب سے پہلے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں۔ یہ صبر کا سب سے پہلا درجہ ہے۔ کوئی مصیبت آجائے تو کہتے ہیں۔ میں اللہ کی بندی ہوں۔ اللہ میرا ہے۔ میں اللہ سے راضی ہوں۔ میرا اللہ جو میرے لئے پسند کرتا ہے وہی میرے لئے بہتر ہے۔ دکھ، مصیبت اور غم میں بندہ اللہ سے جڑا رہتا ہے۔ اللہ کی رضا میں راضی رہتا ہے۔ پھر اس سے اگلا درجہ ہے۔ زبان پر کوئی شکوہ نہ آئے۔ یہ دوسرا درجہ ہے۔ کہ صابر وہ ہے جو دکھ میں اور کسی بھی غم کے وقت کہے۔ 'اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ' جو کہے میں اللہ کا ہوں اور مجھے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایک صحابی کسی تکلیف میں تھے تو کسی نے اُنؓ سے پوچھا کیا حال ہے، انہوںؓ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے، دوسرے بندے نے پھر پوچھا، پھر پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا مجھ سے وہ بات کیوں سُننا چاہتے ہو جو میں نہیں کہنا چاہتا۔

ایک صحابیؓ سعد بن معاذؓ بیمار تھے تو تکلیف سے منہ سے اُف نکل گیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اس کی جگہ بسم اللہ کہہ دیتے تو فرشتے تمہیں اُٹھا لیتے۔

زبان پر صرف اللہ کا نام لینا ہے۔ میرا سب کچھ اللہ کا ہے۔ اگر میری کوئی پیاری چیز اللہ کی راہ میں چلی گئی ہے تو کیا ہوا مجھے بھی تو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

جن چیزوں سے بہت پیار ہوتا ہے وہاں اپنی چیزیں بھیج دیں۔ ایک آدمی نے ایک بزرگ سے کہا کہ مجھے موت سے بہت ڈر لگتا ہے میں گھبرا جاتا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں ایک ایک کرکے آگے بھیج دو۔ اللہ کی راہ میں دے دو۔ جہاں تمہاری چیزیں جائیں گی تو وہاں جانے کو تمہارا دل بھی چاہے گا۔

'اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ' یہ جملہ ہم عام طور پر کسی کی وفات پر بولتے ہیں لیکن اصل میں یہ فقرہ ایک بندہ مومن کی زبان پر ساری زندگی رہنا چاہیئے۔ اپنے آپ سے کہہ کر دیکھیں کہ

'میں اللہ کی ہوں اور مجھے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔' پھر انسان اللہ کا ہو جاتا ہے۔

سورۃ انعام میں اللہ کا فرمان ہے کہ؛

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

ہمارا سب کچھ اللہ کے لئے۔ بندہ مومن زندگی بھر اللہ کا ہوتا ہے اور موت کے وقت اس کا حتمی اعلان کر دیتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے۔ اور یہی سیدھے رستے پر ہیں۔

غور کریں کہ دکھ کے وقت پر خود کو اللہ کا کہنا اور اللہ کی طرف جانے والے کو اللہ تین رحمتیں دے رہا ہے۔ اللہ کی مہربانی، رحمت اور ہدایت۔ یہ سرٹیفیکیٹ ہیں۔ یہ کونسی ہدایت ہے۔ ہم دنیا میں سوچتے ہیں کہ ہدایت اس کو ملتی ہے جو کتاب پڑھتا ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ والے لوگ۔ لیکن اللہ اُن کو ہدایت یافتہ کہتے ہیں کہ جو دکھ سکھ میں اللہ کے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں۔

یہ اللہ کی کتاب پڑھنے کا جو اصل مقصد تھا۔اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔ قران پڑھ کر اللہ کی رضا میں رہنا ہے اور دکھ سکھ میں اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنا ہے۔

یہ دنیا جنّت نہیں ہے۔ یہاں سب کچھ ہماری مرضی سے نہیں ملے گا۔ سب کے پاس سب کچھ اپنی مرضی کا نہیں ہوتا۔ سب کچھ ہو بھی جائے تو پھر بھی کسی نہ کسی چیز کی کمی رہ جاتی ہے۔ اصل خوشی جنّت میں ملے گی۔ اس کو پانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ کی رضا میں راضی ہو جائیں۔

مسند احمدؒ کی روایت ہے کہ علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کو کوئی رنج یا تکلیف پہنچے اور زیادہ وقت گزر جائے۔ پھر اس کو وہ پیارا یاد آجائے تا وہ غم یاد آجائے اور وہ اُس پر

' اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ؕ ' یہ کہے تو اس کو مصیبت کے وقت جو اجر ملا تھا پھر وہی اجر ملتا ہے۔

گویا اجر کو بڑھانے والا جملہ ہے۔

ابنِ ماجہ کی روایت ہے کہ ابو سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک بچّے کو دفن کیا اور ابھی میں اس کی قبر سے باہر نہ نکلا تھا کہ ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا اور فرمایا 'سنو میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ میں نے نبی پاکؐ سے سنا کہ اللہ ملک الموت سے پوچھتے ہیں (حالانکہ اللہ کا سب پتا ہے)۔ تو نے

میری بندے کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور کلیجے کا ٹکڑا چھین لیا (بچّہ)۔ تو اس بندے نے کیا کہا (یعنی موت کی خبر سن کر) تو فرشتہ جواب دیتا ہے کہ یا اللہ، اس بندے نے تیری تعریف کی اور کہا الحمدُللہ۔ اور پھر پڑھا' اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ' ۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام رکھ دو بیت الحمد۔ ' کہ میرے بندے نے دکھ کے وقت میری حمد کی۔ اللہ بہت قدر کرنے والا ہے۔

ہر وقت تیار رہیں کہ ہم ٹھیک راستے پر ہیں۔ لوگوں کے سامنے گلے شکوے نہ کریں۔ خوش ہو جائیں کہ اللہ نے آپ کو چن لیا ہے۔ آپ کے لئے اجر ہی اجر ہے۔ دل میں اللہ سے ناراض نہیں ہونا۔ اللہ کے کاموں میں لگے رہنا ہے۔ قرآن پاک میں تو اتنی ہی دعا ہے لیکن حدیثؐ میں تھوڑی اور بھی ہے۔

ابو سلمہؓ اور اُن کی بیوی اُمّ سلمہؓ اوّل ہجرت کرنے والا جوڑا تھا۔ جو کچھ نبی پاکؐ سے سنتے تو گھر آکر بیوی کو بھی سناتے۔ ایک دن نبی پاکؐ سے یہ بات سُن کر آئے تو گھر آکر بیوی کو بھی سکھا دی۔ جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ دعا کرے۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّآ أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا "حسن المسلم

یعنی بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یا اللہ میری مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما۔ اور اس مصیبت اور غم سے بہتر چیز مجھے عطا فرما، یعنی اللہ نے مجھ سے جو واپس لے لیا ہے اس سے بہتر مجھے ملے۔ ابو سلمہؓ کچھ عرصے بعد وفات پا جاتے ہیں تو اُمّ سلمہؓ عدّت میں یہی دعا پڑھتی ہیں۔ دِل میں یہی سوچتی ہیں کہ مجھے ابو سلمہؓ جیسا صحابی کہاں ملے گا۔ کچھ عرصے بعد اس دعا کی برکت

دیکھیں کہ نبی پاکؐ انہیں نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں۔ وہ نبی پاکؐ کی بیوی بن جاتی ہیں۔ وہ اُمّ المومنینؓ کا درجہ پا جاتی ہیں۔ وہ پھر بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے یہی دعا کی تھی۔

آپ کو کوئی نقصان پہنچے آپ یہی دعا مانگیں۔ آپ دیکھیں گی کہ اللہ آپ کو کیسے اس دنیا میں بہترین نعم البدل عطا فرماتے ہیں۔

اب ذکر آتا ہے بہترین صبر کرنے والے گھرانے کا۔ کہ کیسے اللہ کی نبی ابراہیمؑ نے صبر کیا۔ کیسے بی بی حاجرہؑ اور اسماعیلؑ نے اللہ کے دین کی خاطر صبر کیا، اللہ نے ان کی اتنی قدر کی کہ ان کی نشانیوں تک کو سنبھال کر رکھا۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ بے شک (کوہ) صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانۂ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے۔ (بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے) اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدر شناس اور دانا ہے۔ "ہم سب نے یہ کہانی سُنی ہوئی ہے۔ کہ ابراہیمؑ اپنے گھر والوں حاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو مکّہ کی وادی میں چھوڑ آئے۔ وہ اُس وقت ایک اُجاڑ اور بیابان جگہ تھی۔ بچّہ پیاسا تھا۔ حاجرہؑ کبھی صفا پر بھاگ کر جاتی کہ شائد کوئی قافلہ نظر آئے اور کہیں پانی ملے۔ اور کبھی مروہ پر بھاگ کر جاتیں۔ اللہ کو اُنؑ کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اللہ نے قیامت تک کے لئے مردوں اور عورتوں سب کو اُن کے نقشِ قدم پر چلا دیا۔ کسی کا حج اور عمرہ اس سعی کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

اس طرح اللہ قدر کرتا ہے۔ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ پھر اللہ کا دین گھر گھر پھیلے گا۔

ابراہیمؑ کا رب ھب لی من الصّٰلحین کی دعاؤں سے مانگا ہوا بچّہ۔ ۷۰ سال کی عمر میں ملی ہوئی اولاد۔ پھر راستے بھر بی بی حاجرہؓ پوچھتی رہیں کہ کیوں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ اللہ کا حکم ہے تو بولیؓ۔ کہ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ پر اُن کو بھروسہ دیکھیں۔

آپ بھی یہ دعا کریں کہ اللہ پلیز ہمیں ضائع نہ کرنا۔ ہم سے نیکی کے کام لے لے۔

عربوں نے کچھ وقت گزرنے کے بعد دو بت بنا لئے ایک کا نام تھا اساس اور دوسرا نائلہ۔ روایت سے پتا چلتا ہے کہ یہ ایک لڑکا اور لڑکی تھے اور انہوں نے حرم کی حدود میں زنا کیا تھا اور اللہ نے ان کو پتھر کا بنا دیا تھا۔ پہلے دور کے لوگوں نے عبرت کے لئے اساس کا بت صفا پر رکھ دیا اور نائلہ کا مروہ پر۔ تا کہ لوگ ڈر جائیں اور پھر یہ گناہ نہ کریں۔ بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کو پوجنا شروع کر دیا۔

جب صحابہ کرامؓ نے صفا اور مروہ کا طواف کیا تو نبی پاکؐ سے بتوں کو ذکر کیا۔ پھر اللہ یہ حکم دیتے ہیں کہ آپ خوشی سے طواف کریں۔ ہمارا اُن بتوں سے کوئی لینا دینا نہیں۔ یہ سعی تو شعائر اللہ ہے۔ یہاں سے آپ اسلام کا مزاج دیکھیں۔ کہ ٹکراؤ نہیں۔ آپ بس اپنا نیکی کا کام کریں۔ جب بھی حج عمرے کے لئے جائیں تو بی بی حاجرہؓ اور ننھے اسماعیلؑ کو یاد کریں۔

آج کی نسل بھی پیاسی ہے۔ آج کی عورت کو بھی دوڑ لگانے کی اور سعی کرنے کی ضرورت ہے۔

سورہ الحج میں ہے؛ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (یہ ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

نیکیاں خوشی سے کریں۔ شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں۔ اللہ کی نشانیوں کا ادب و احترام کریں۔ کسی شعائر اللہ کا مذاق نہ بنائیں۔ دین کو دل کی خوشی بنالیں۔

لیکن کچھ لوگ (دین کے علماء سو) اللہ کی آیات چھپا لیتے ہیں۔ جنہوں نے سود حلال کر دیا۔ اللہ کے احکام کو بدل دیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾ جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں (کسی غرض فاسد سے) چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم نے ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ایسوں پر خدا اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

دین کو بدل دیا۔ اللہ ایسے لوگوں کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرتا ہے۔ اللہ کو ایسے دینداروں پر بہت غصّہ آتا ہے۔ اللہ ایسے لوگ کو بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

آج کے دور کا یہی مسئلہ ہے۔ اللہ نے اپنے حلال اور حرام کو واضع کر دیا ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ بنیادی عقائد کو بدل ڈالا جائے۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کی ایک یہ آیت اور ایک اور آیت کی وجہ سے میں لوگون کو حدیثؐ سناتا ہوں۔ کیونکہ اب اگر میں نہیں سناؤں گا تو چھپانے والوں میں نہ آ جاؤں۔ ایک اور حدیثؐ میں ہے کہ اگر کسی کو حق بات پتا ہو اور وہ اس کو چھپا لے تو روزِ قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

اب اگر غلطی کا احساس ہو جائے تو پھر توبہ کر لیں۔ غلطی کی اصلاح کریں، صحیح دین پیش کریں۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے اور (احکام الٰہی کو) صاف صاف بیان کر دیتے ہیں
تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا (اور) رحم والا ہوں۔

اللہ نے صاف اور واضح احکام دیئے ہیں۔ غلطی ہو جائے تو معافی مانگ لیں۔ اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں۔
راہ جاتے ہوئے لوگوں کو فتوے نہ دیں۔ کسی پر تنقید نہ کریں۔ اپنی اصلاح کریں۔

مگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے دین کو نہ مانا اور پھر مر گئے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

جو لوگ کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ایسوں پر خدا کی اور فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت
﴿١٦١﴾ وہ ہمیشہ اسی (لعنت) میں (گرفتار) رہیں گے۔ ان سے نہ تو عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ
انہیں (کچھ) مہلت ملے گی ﴿١٦٢﴾

ہم کافروں کی موت کے بعد ان کے لئے دعا نہیں کر سکتے۔ اللہ نے اُن پر لعنت بھیجی ہے۔ کفار کے
ساتھ ہمدردی کرنی ہے تو ان کی زندگی میں کرو۔ ان کی ہدایت کے لئے دعا کرو۔ مرنے کے بعد نہیں۔

نہ تو عرصہ کم ہو گا اور نہ ہی عذاب کی شدّت کم ہو گی۔

ایک روایتؐ ہے کہ جہنم اتنی گرم ہے کہ اگر جہنمی لوگوں کو جہنم سے نکال کر اس دُنیا کی آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ سکون سے سو جائیں۔

یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہمیں نبیؐ کے اُمتی بنا دیا اور اس سے بھی بڑا احسان کے اپنی کتاب کے ساتھ جوڑ دیا۔

اب کفر کس طرح ہوتا ہے؟

اللہ کے مقام کو چھپا دیا تو کافر، اللہ کے احکام کا چھپا دیا تو کافر۔ **کفر کے درجے؛**

1. اللہ کو نہ مانیں یا اللہ کو بڑا نہ مانیں۔
2. اللہ کو مانیں لیکن اس کے احکام کو نہ مانیں
3. اس بات کو تو مانیں کی اللہ بڑا ہے لیکن اس کی ہدایت اور رہنمائی پر عمل نہ کریں۔
4. اللہ کے نبیوں کو نہ مانیں ایک کو یا ایک سے زیادہ کو۔
5. اللہ نے نبیوںؑ کے ذریعے جو تعلیمات دیں ان کو نہ مانیں۔
6. اللہ کے احکام کو جانتے بوجھتے نہ مانیں۔

یہ سب کفرانِ نعمت ہیں۔ شکر کے مقابلے میں اللہ سے بغاوت ہے۔ اللہ کے احسان کو نہ مانیں۔ اپنا محاسبہ کریں۔ اس سبق سے اللہ کے بن جائیں۔ زندگی بھر اللہ کے دین کے لئے کام کریں۔ اپنے آپ کو ٹھیک کریں، پھر گھر والے، پھر رشتے دار، پھر شہر والے، پھر ملک اور پھر ساری اُمّت سنور جائے۔

صحابہ کرامؓ کو جب کوئی تکلیف نہ پہنچتی تو پریشان ہو جاتے کہ اللہ نے ہمیں بھلا دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ مومن کو کانٹا بھی چبھتا ہے یا اس سے بھی کم تکلیف تو اللہ اس کے بدلے میں اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔ اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیثؐ ہے کہ مومن کو جب کوئی تھکن ہوتی ہے، کوئی مشکل ہوتی ہے یا کوئی غم پیش آتا ہے، کوئی بیماری یا اندیشہ یا خوف لاحق ہوتا ہے۔ تو اللہ اُس سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ (ترمذی)

اگر زندگی میں کوئی غم ہیں تو خوش ہو جائیں کہ اللہ آپ کو کل کو زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

اللہ ہمارے وقت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین